پہلا خطبہ

ماہ صفر

حکیم الامت مجدد الملت تھانوی رحمہ اللہ

آیت مبارکہ: ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے کہ بے شک مہینوں کا ہٹانا کفر میں (ترقی کا باعث) ہے (یعنی منجملہ اور کفریات کے یہ حرکت بھی کفر ہے جو کفار قریش ماہ محرم وغیرہ کے متعلق کیا کرتے تھے۔ مثلاً اپنی غرض سے محرم کو صفر قرار دے کر اس میں لڑائی کو حلال کہہ دیتے تھے۔ وغیر ذالک)

حدیث ۱- اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ (مرض کا) تعدیہ ہے (بلکہ جس طرح اولاً حق تعالیٰ کسی کو مریض بناتے ہیں اسی طرح دوسرے کو اپنے مستقل تصرف سے مریض کر دیتے ہیں۔ میل جول وغیرہ سے مرض کسی کو نہیں لگتا، یہ سب وہم ہے) اور نہ (جانور کے اڑنے سے بدشگونی لینا کوئی چیز ہے (جیسا کہ لوگوں میں مشہور ہے کہ داہنی جانب سے تیتر وغیرہ اڑے تو منحوس جانتے ہیں۔ یہ سب ڈھکوسلے ہیں) اور نہ اُلو کی نحوست کوئی چیز ہے (جیسا کہ عام طور پر لوگ اس کو منحوس خیال کرتے ہیں۔ یہ بالکل من گھڑت بات ہے اور حدیث صریح کے خلاف ہے اور ایک رسم اس ماہ میں آخری چہار شنبہ کی مروج ہے یہ بھی بالکل بے اصل ہے۔ ۱۲

حدیث ۲- اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدفالی شرک ہے اسکو تین مرتبہ فرمایا۔

حدیث ۳- اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں کوئی ایسا نہیں جس کو خیال نہ آتا ہو ولیکن اس کو توکل کے ذریعے بھگا دیتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

ف: جو بات مشہور ہو اس کا خیال وقت پر آ ہی جاتا ہے لیکن اس خیال پر عمل کرنا یا اس کو دل میں جمانا جائز نہیں ہے بلکہ توکل کے خیال کو غالب کرلے تو وہ خیال باطل فوراً رفع دفع ہو جاوے گا۔ ۱۲

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت اور مکان اور گھوڑے میں نحوست ہونا جو (بخاری ومسلم) میں مروی ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو ان میں ہوتی جیسا کہ ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

آیت مبارکہ: اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ (جو رسول اصحاب قریہ کی طرف بھیجے گئے تھے) انہوں نے (کفار سے) فرمایا کہ تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے۔ کیا نحوست اس کو سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کی جاتی ہے بلکہ تم حد سے نکل جانے والے ہو۔

محترم بزرگو اور دوستو! ماہ صفر المظفر کا آغاز ہو چکا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اس مہینہ کو منحوس قرار دیتے تھے۔ کسی دن، کسی ماہ، کسی وقت، کسی سواری، کسی جانور، کسی عورت اور کسی گھر کو منحوس سمجھنا یہ عقیدہ کی خرابی ہے۔ ان پڑھ، جاہل اور فاسد العقیدہ لوگوں میں یہ عقیدہ اب تک موجود ہے۔ اس لئے آج کے خطبہ میں تفصیل سے اسے بیان کروں گا۔

غلط اور خلاف واقعہ عقائد

اول عقائد کو لیجئے کہ ان میں سے بعض عقائد غلط اور خلاف واقع ہیں۔ مثلاً عورتیں بہت سی اچھی چیزوں کو بری یا بری چیزوں کو اچھی سمجھتی ہیں جیسے دنوں کو منحوس کہنا اکثر عورتیں بدھ کے دن کو منحوس سمجھتی ہیں اور غضب ہے کہ بعض مرد بھی اس میں ان کے ہم عقیدہ ہیں یا مثلاً عورتوں کا عقیدہ ہے کہ اگر کسی دن کوا گھر میں بولے تو اس دن مہمان ضرور آتے ہیں اسی طرح اگر آٹے میں پانی زیادہ ہو جائے تو سمجھا جاتا ہے کہ آج کوئی مہمان آنے والا ہے، اکثر جانوروں کو منحوس سمجھ رکھا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ قمری منحوس ہے اس کو گھر میں نہ پالو بلکہ اگر شوق ہو تو مسجد میں پالنا چاہیے شاید اس میں یہ حکمت ہو کہ اگر اجڑے تو اللہ ہی کا گھر اجڑے۔ نعوذ باللہ۔

بعض جانوروں کو منحوس سمجھنا غلط ہے

غرض جتنی چیزیں اپنے سے نکمی ہوں سب خدا کے لئے بعض عورتیں کیلے کے درخت کو منحوس سمجھتی ہیں کہتی ہیں کہ یہ درخت مردے کے کام میں آتا ہے اس لئے اس کو گھر میں نہ ہونا چاہیے کہ شگون بد ہے اور مردے کی چارپائی کو اس کے کپڑوں کو منحوس سمجھتے ہیں مگر تعجب ہے کہ اس کے کپڑوں کو تو منحوس سمجھا جاتا ہے لیکن اگر اس کا قیمتی دوشالہ ہو یا اس کی جائیداد ہو تو اس کو منحوس نہیں سمجھتے حالانکہ اگر مردے کے ساتھ تلبس سے اس کے لباس میں نحوست آئی ہے تو اس تلبس سے اس کے قیمتی کپڑوں میں نحوست آنی چاہیے اور اگر مردے کی طرف نسبت سے ان چیزوں میں نحوست آئی ہے تو اسی نسبت سے اس کی جائیداد میں بھی نحوست آنی چاہیے یہ عقیدہ بالکل مہمل اور وہم ہے مسلمانوں میں اس کا رواج ہندوؤں سے آیا اور بعض چیزوں کو مرد بھی منحوس سمجھتے ہیں جیسے اُلو کی

نسبت کہتے ہیں کہ یہ جس مقام پر بولتا ہے وہ مقام ویران ہو جاتا ہے اس لئے وہ منحوس ہے حالانکہ یہ بالکل غلط خیال ہے نہ اُلو منحوس ہے نہ اس کے بولنے سے کوئی جگہ ویران ہوتی ہے یاد رکھو وہ جو بولتا ہے تو خدا کا ذکر کرتا ہے تو کیا خدا کے ذکر سے یہ نحوست آئی بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ذاکر تو ہے لیکن اس کا ذکر جلالی ہے اس لئے اس کا یہ اثر پڑتا ہے، حالانکہ خود یہ تقسیم اور یہ کہ جلالی میں یہ خاصیت ہوتی ہے یہی۔ بے اصل ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ اُلو ایسے مقام کو تلاش کرتا ہے جہاں یکسوئی ہو اور اس کو اندیشہ نہ رہے اس لئے وہ ویرانوں میں بیٹھتا ہے۔

نحوست کا اصل سبب معاصی ہیں

اب یہ دیکھئے کہ وہ ویرانی جو پہلے سے ہے کہاں سے آئی سو وہ ہم لوگوں کے گناہ اور بداعمال کی وجہ سے ہوتی ہے اس کے بعد اُلو اس مقام پر آتا اور بولتا ہے بس ویران کن ہم اور ہمارے گناہ ہوئے نہ کہ اُلو اور جب یہ ہے تو منحوس گنہگار ہوئے اُلو کیوں منحوس ہوا بعض پڑھے ہوئے لوگوں نے قرآن مجید کی اس آیت سے استدلال کیا ہے دن کے منحوس ہونے پر وَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ. الخ۔ (اور ہم نے ان پر ایک تند و تیز ہوا ایسے دنوں میں بھیجی جو ان کے حق میں منحوس ہے) کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں میں عاد پر عذاب نازل ہوا ہے وہ دن منحوس ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ دن کون کون ہیں اس کا پتہ دوسری آیت کے ملانے سے چلے گا فرماتے ہیں کہ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا۔ (اور قوم عاد کو ہلاک کر دیا گیا، تیز و تند ہوا کے ذریعہ جو ان پر سات رات اور آٹھ روز مقرر کر دی گئی تھی) کہ آٹھ دن تک ان پر وہ عذاب رہا تو صاحبو! اس اعتبار سے تو چاہیے کہ کوئی دن مبارک ہی نہ ہو بلکہ ہر دن منحوس ہو کیونکہ ہفتہ کے ہر دن میں ان کا عذاب پایا جاتا ہے جن کو ایام نحسات کہا گیا ہے تو کیا اس کا کوئی قائل ہو سکتا ہے۔ اب آیت کے صحیح معنے سنئے۔ مطلب آیت کا یہ ہے کہ ان پر جن ایام میں عذاب ہوا وہ ایام بوجہ نزولِ عذاب خاص ان کے لئے منحوس تھے نہ کہ سب کے لئے اور وہ عذاب تھا بوجہ معصیت کے پس مدار نحوست کا معصیت ہی ٹھہری۔ اب بحمد اللہ کوئی شبہ نہیں رہتا۔

نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ کا مفہوم

بعض لوگوں نے قرآن مجید کی دوسری آیت سے استدلال کیا ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے

کہ یہ نحوست ہمیشہ کے لئے قرآن شریف میں ہے فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ (منحوس دن میں آندھی چلائی) مگر میں کہتا ہوں کہ مستمر کے دو معنی ہیں ایک دائم دوسرے منقطع۔ دوسری تفسیر پر یہ معنے ہوں گے کہ وہ نحوست منقطع ہوگئی اور یہ قاعدہ عقلی ہے کہ اِذَا جَآءَ الْاِحْتِمَالُ بَطَلَ الْاِسْتِدْلَالُ (جب کسی چیز میں شک پیدا ہو جائے تو اس کی دلیل میں پیش کرنا صحیح نہیں) اور اگر کسی کی خاطر سے ہم مان بھی لیں کہ مستمر کے معنی دائم ہی کے ہیں تو ہم وہی پہلا جواب دیں گے کہ نحس سے مراد نحس علیہم ہے اور ان کے حق میں بوجہ عذاب کے دائم ہونے کے وہ یوم ہمیشہ کے لئے منحوس ہے غرض یہ اعتقاد کہ چیزوں میں نحوست ہے غلط ہے ایک ہندو کا ایک قصہ یاد آ گیا جو مجھ سے ایک معتبر راوی نے کہا کہ شہر بھر کے وہ گھوڑے جن کو منحوس سمجھ کر مالک بیچ دیتے تھے۔ ارزاں خرید لیتا تھا اور ان کو خوب نفع سے بیچتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ مجھ کو ان کی نحوست نہیں لگتی بعضے لوگ اگر کسی عورت کی جیب کالی ہو تو اس کو منحوس سمجھتے ہیں اس کا نام رکھا ہے کال جیبی یہ بھی لغو ہے۔

اپنی نحوست نظر نہ آنے کی عجیب مثال

صاحبو! یہ جو کچھ نحوست ہے بدولت معاصی کے ہمارے اندر ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہم کو اپنے اندر نہیں نظر آتی دوسروں میں نظر آتی ہے۔ ہماری وہ حالت ہے جیسے ایک حبشی چلا جاتا تھا۔ رستے میں اسے ایک آئینے کا ٹکڑا پڑا ملا۔ اس نے جو اٹھا کر دیکھا تو اس میں اپنا چہرہ نظر آیا۔ اس نے پہلے کبھی آئینہ نہیں دیکھا تھا اب جو دیکھا تو انتہائی بھدا اور سیاہ چہرہ اس میں نظر آیا تو انتہائی غصے کی حالت میں اسے زمین پر پھینک دیا اور کہنے لگا اتنا بدنما تھا تبھی تو کسی نے پھینک دیا۔ یعنی اس نے بجائے اپنے چہرے کے اس آئینے کو بدنما سمجھا۔

صفر المظفر سے متعلق اغلاط العوام

۱- بعض صفر کو تیرہ تیزی کہتے ہیں اور اس کو نامبارک جانتے ہیں۔

۲- اور بعض جگہ تیرھویں تاریخ کو کچھ گھونگنیاں وغیرہ پکا کر تقسیم کرتے ہیں کہ اس کی نحوست سے حفاظت رہے۔ یہ اعتقاد شرع کے خلاف اور گناہ ہیں۔

۳- بعض مقامات پر صفر کے آخری چہار شنبہ کو تہوار مناتے ہیں اور ایک عیدی بھی دیتے ہیں جس کا یہ مضمون ہے۔ آخری چار شنبہ آیا ہے غسل صحت نبی نے پایا ہے
اور مکتبوں میں چھٹی بھی ہوتی ہے۔۔ سو یہ سب ایجاد فی الدین ہے۔

لطیفہ: ایک نواب زادہ نے اپنے معلم سے جو کہ محقق تھے اس تاریخ میں عیدی مانگی۔ انہوں نے عیدی کے پیرایہ میں اس رسم کی خوب نفی کی۔

آخر چارشنبہ ماہ صفر ہست چوں چارشنبہ ہائے دگر
نہ حدیثی شدہ دراں وارد نہ در وعید کرد پیغمبر

اضافہ بر مضمون سابق

بعض کتب تصوف میں ایک حدیث لکھ دی ہے کہ من بشر نی بخروج صفر بشرته بالجنة یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ کو ماہ صفر کے گزرنے کی بشارت دے گا میں اس کو جنت کی بشارت دوں گا۔ آہ! اس سے بعض نے اس ماہ کی نحوست پر استدلال کیا ہے مگر یہ دلیل ثبوتاً و دلالتاً دونوں طرح مخدوش ہے یعنی نہ تو یہ حدیث سے ثابت ہے اور نہ یہ اس مضمون پر دال ہے۔ اس کا مدلول بر تقدیر قطع نظر از عدم ثبوت یہ ہے کہ آپ کی وفات ماہ ربیع الاول میں ہونے والی تھی اور آپ لقاء اللہ مسبوق بالموت کے مشتاق تھے اور اس وجہ سے ربیع الاول کی ابتداء اور صفر کے انقضاء کی خبر کا آپ کو انتظار تھا پس اس خبر کے لانے پر آپ نے بشارت کو مرتب فرمایا چنانچہ کتب تصوف میں اسی مقصود کے اثبات و تائید کے لئے اس کو وارد کیا ہے۔ بہر حال نہ یہ دلیل ثابت ہے اور نہ اس کی دلالت ثابت پس دعوئ نحوست منعدم و منہدم ہو گیا۔